بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۴ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۲ شہادت ۱۳۵۸ہش ۔ ۲ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۷۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

● حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی خطاب اور پُرسوز اجتماعی دُعا

عالمگیر بنیادوں پر مخالفت کا انتہائی شدت اختیار کر جانا اِس امر پر دال ہے کہ انتہائی نصرت کا زمانہ آگیا ہے

غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں غیر معمولی نصرت کا مورد بننے کے لئے ہمارے کندھوں پر بہت عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں

باہم ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی شدید محبت کریں حتیٰ کہ بالکل یک جان ہو جائیں اور اپنے صادق الوعد خدا پر پورا بھروسہ رکھیں

ربوہ ـ یکم شہادت ۱۳۵۸ ہجری شمسی (مطابق یکم اپریل ۱۹۷۹ء) جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت جو ۳۰ امان بروز جمعۃ المبارک چار بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی آج سوا تین بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایجنڈے پر غور اور سفارشات مکمل کرنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ شوریٰ کے اختتام کا اعلان فرمانے سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگانِ شوریٰ کو ایک نہایت رُوح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا جو قریباً پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور کا خطاب علوم و معارف کے چشمۂ رواں کی حیثیت رکھتا تھا جس میں حضور نے غلبۂ اسلام کی عالمگیر آسمانی مہم میں رونما ہونیوالی نئی مشکلات اور عالمگیر بنیادوں پر مخالفت کی رُو میں پیدا ہونے والی نئی شدت کا ذکر کرنے کے بعد وسیع پیمانے پر پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں اور اعتراضات پر روشنی ڈال کر ان کے نہایت مدلّل و مسکت جواب دیئے اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں جماعتِ احمدیہ کے عظیم الشان کارناموں اور خدمات نیز ان کے نہایت خوشکن نتائج و اثرات کا تذکرہ فرمایا۔ مزید برآں اس ضمن میں واضح فرمایا کہ مخالفت کا انتہائی شدت اختیار کر جانا اِس امر پر دال ہے کہ انتہائی نصرت کا زمانہ آگیا ہے۔ اِن حالات میں اپنی سُنّتِ قدیمہ کے بموجب اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے حق میں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت کے مہتم بالشان جلوے دکھائے گا اور جس حق و صداقت کو دُنیا میں غالب کرنیکا اُس نے فیصلہ فرمایا ہے اسے اپنے مہتم بالشان نشانوں کے ذریعہ غالب کر کے رہے گا۔ حضور نے اِس ضمن میں یاد دلایا کہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بننے کے سلسلہ میں ہم پر عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے باہم ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی شدید محبت کریں اور اپنی اِس محبت و اخوّت کو جو خدا نے ہمارے درمیان قائم کی ہے اِس اوجِ کمال کو پہنچائیں کہ بالکل یک جان ہو جائیں اور اپنے صادق الوعد طاقتور خدا پر بھروسہ رکھیں کہ جس طرح وہ پہلے اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا آیا ہے آئندہ بھی وہ اپنے وعدوں کو پورا کرے گا اور ضرور کرے گا۔

اِس مجلس مشاورت کی ایک نمایاں خصوصیت

اِس مجلسِ شوریٰ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اگرچہ مجلسِ شوریٰ میں بعض بیرونی ملکوں کے نمائندے پہلے بھی شرکت کرتے رہے ہیں لیکن امسال بیک وقت چھ ملکوں یعنی امریکہ، سوئٹزرلینڈ، سیرالیون، گھانا، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے مقتدر نمائندوں نے خاص اِن ایام میں اپنے اپنے ملکوں سے ربوہ تشریف لا کر مجلسِ شوریٰ میں اپنے اپنے ملکوں کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندگی کی ان میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے نیشنل امیر برادر مظفر احمد صاحب ظفر، جماعتِ احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے مقتدر رکن چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ، سیرالیون (مغربی افریقہ) کی جماعت ہائے احمدیہ کے نیشنل پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف وی۔ وی۔ کالون، گھانا (مغربی افریقہ) کے پیراماؤنٹ منسٹری اور جماعت ہائے احمدیہ گھانا کے نیشنل امیر عبد الوہاب بن آدم، جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی مرکزی مجلسِ عاملہ کے رکن ہادی ایمان حنا اور جماعتِ احمدیہ بنگلہ دیش کے امیر مولوی محمد صاحب شامل تھے۔ گھانا کے جناب عبد الوہاب بن آدم اگرچہ گھانا سے بروقت روانہ ہو گئے تھے لیکن راستہ میں ہوائی جہازوں کی روانگی میں تاخیر وغیرہ کی وجہ سے وہ شوریٰ کے آخری روز ربوہ پہنچے اور آخری اجلاس میں بطور نمائندہ شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت کی مختصر رُوداد

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

رپورٹ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ پر غور اور ایجنڈے کی متعدد تجاویز کے متعلق سفارشات

(۲)

رپورٹ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو بقیہ کارروائی جاری رکھنے میں ہاتھ بٹانے کیلئے اسٹیج پر تشریف لانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اسٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس کے اختتام تک حضور ایدہ اللہ کے ساتھ بیٹھ کر کارروائی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا شرف حاصل ہوا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر صدر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور پھر حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ اب ایک ایک تجویز پیش کی جائے آپ نے باری باری ایک ایک تجویز اور اس کے متعلق سفارش پیش کی۔

ایجنڈا کی تجویز ۱

ایجنڈا کی تجویز ۱ یہ تھی:۔

"جماعت کی ترقی کے ساتھ تربیت کے مسئلہ کا پیدا ہونا لازمی امر ہے لہذا تجویز ہے کہ جس طرح ذیلی تنظیمیں اپنی ماہانہ رپورٹیں مرکز میں بھجواتی ہیں اسی طرح من حیث الجماعت ایک رپورٹ فارم تجویز کر کے امراء جماعت و صدر صاحبان جماعت سے ماہوار رپورٹ لی جایا کرے تاکہ مرکز کی ہدایت کے مطابق جماعت کی اصلاح ساتھ ساتھ ہو سکے۔"

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے اس کے متعلق یہ سفارش کی کہ:۔

"جہاں تک سیکرٹریانِ جماعت کا متعلقہ نظارتوں کو ماہانہ رپورٹیں بھجوانے کا تعلق ہے اس پر نظارتیں پہلے ہی عمل کروا رہی ہیں لہذا نئی تجویز کی ضرورت نہیں۔"

حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے اس پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

نواسے مخدوم لاہور۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیلی نمائندہ لجنہ۔ نذیر احمد صاحب خادم ضلع بہاولنگر۔ ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ خواجہ وجاہت احمد صاحب کراچی۔ ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ تربیت کی ضرورت بڑھ رہی ہے اس لئے ایسی رپورٹوں کی بہرحال ضرورت ہے۔ ہاں اگر ماہانہ رپورٹ کی بجائے سہ ماہی رپورٹ ہو تو اس سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ مالیات سے متعلق امور کے بارہ میں مرکزی نظام کا جماعتوں کے ساتھ اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے ذریعہ ملاپ ہے۔ فنانس کے علاوہ دوسرے مستقل کاموں کے لئے بھی مرکزی نظام کے جماعت سے ملاپ کے لئے ایک اسٹینڈنگ انتظامیہ کمیٹی بنا دی جائے جس کے سال میں تین یا چار اجلاس ہوں۔ یہ کمیٹی محکموں کی نگرانی بھی کرے اور یہ بھی دیکھے کہ آیا جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں آ رہی ہیں یا نہیں۔ دفاتر کا ردِ عمل کیا ہے۔ اس کے بعد حضور نے نمائندگانِ شوریٰ کے مشورہ سے مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک اسٹینڈنگ انتظامیہ کمیٹی تجویز فرمائی:۔

۱۔ ملک عبدالعلی صاحب اسلام آباد
۲۔ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور۔
۳۔ چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد۔
۴۔ محمد منظور صاحب ایڈووکیٹ آزاد کشمیر۔
۵۔ چوہدری محمد اسلم صاحب امیر ضلع سیالکوٹ۔
۶۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص۔
۷۔ چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔
۸۔ راجہ غالب احمد صاحب
۹۔ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ
۱۰۔ وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید
۱۱۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وقفِ جدید۔
۱۲۔ پروفیسر محمد اقبال صاحب پشاور۔

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو اس کمیٹی کا سیکرٹری مقرر فرمایا اور دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ انہیں محنت، اخلاص، تندہی اور ثمر آور کوشش کی توفیق کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تجویز ۳

ایجنڈا کی تجویز ۳ یہ تھی:۔

"ربوہ میں زیرِ تعلیم غیر ملکی طلباء سے چھٹیوں میں جماعتوں کے تبلیغی دورے کروائے جائیں غیر از جماعت دوستوں پر اس سے بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔"

سب کمیٹی کی رپورٹ یہ تھی کہ:۔

"یہ انتظامی معاملہ ہے، تجویز پاس کرنے کی ضرورت نہیں۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ میں نے اس تجویز کے متعلق یہ کہا تھا کہ "ضرورت نہیں مگر پیش ہو" میرے نزدیک اس کی ضرورت اس لئے نہیں تھی کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ اس سلسلہ میں مرکز پر بوجھ پڑے۔ اور پیش کرنے کی اس لئے اجازت دی تھی کہ تا جو جماعتیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی وساطت سے انہیں اپنی جماعت میں بلا کر ان سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

تجویز ۸

ایجنڈا کی تجویز ۸ یہ تھی کہ:۔

"نظارت تعلیم کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اس امر کا جائزہ لے کہ ہماری آئندہ نسل کا تعلیمی معیار کم تو نہیں ہو رہا۔ نیز کیا تعلیمی معیار کو بڑھانے کے لئے ہماری طرف سے پوری تعلیمی سہولتیں میسر ہیں۔ اگر کوئی کمی ہے تو اسے دور کیا جائے۔"

سب کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ:۔

"سب کمیٹی اس قسم کے جائزہ کی ضرورت سے متفق ہے۔ اس کے لئے ماہرین پر مشتمل کمیٹی مقرر کر دی جائے جو اس سلسلہ میں تفصیلی جائزہ لے کر اپنی سفارشات اگلی شوریٰ میں پیش کرے۔"

محترم حبیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے جو اس سب کمیٹی کے ممبر تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سب کمیٹی کی سفارش کی وضاحت فرمائی۔

اس کے بعد نمائندگان سے اس سلسلہ میں رائے طلب کی گئی کہ آیا ایسی کوئی کمیٹی بنائی جائے یا نہ۔ نمائندگان نے بالاتفاق ایک کمیٹی بنانے کے لئے سفارش کی۔ حضور نے فرمایا:۔

"انشاء اللہ کمیٹی بنا دی جائے گی۔"

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر بحث جاری تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر چالیس منٹ پر کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے اس اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

ضروری ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں اور منور رکھیں۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

جملہ اراکین انصار اللہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السّلام کی صلیبی موت سے نجات

اور

الٰہی تدابیر

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور

(۲)

تیسری الٰہی تدبیر

تیسری صورت اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے بچاؤ کے لئے یہ پیدا کی کہ صلیب پر تین چار گھنٹوں کے بعد شام کے قریب آپ پر بیہوشی طاری کردی جو بالکل مشابہ بموت تھی۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ یوسف آرمتیہ نے جب شام کے قریب پیلاطوس کے پاس جاکر یہ سفارش کی یسوع چونکہ صلیب پر مر چکا ہے۔ اس لئے اس کی لاش بغیر ہڈیاں توڑے جانے کے ان کے سپرد کردی جائے۔ تو پیلاطوس نے اس کی سفارش پر نہ صرف یہ کہ مسیح علیہ السلام کا جسم ان کے سپرد کر دینے کا حکم دے دیا۔ بلکہ دستور کے موافق اس پر کوئی شاہی معاوضہ بھی نہ لیا (یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۸)

مگر وہ دو چور جن کو آپ کے ساتھ صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ ان دونوں کی صلیب سے اتارنے کے بعد سپاہیوں نے اسی وقت موٹے موٹے ڈنڈوں سے ہڈیاں توڑ دیں۔

اور اس طرح ان کی صلیبی موت کے فعل کو اختتام تک پہنچا دیا۔ مگر سپاہی جس وقت ان کی ہڈیاں توڑنے کے لئے ان کو صلیب سے اتار رہے تھے۔ تو وہ رومی سردار جو ان کا افسر اور صوبیدار تھا۔ اور جس کو علم تھا کہ یوسف آرمتیہ پیلاطوس کے پاس یسوع کی لاش بغیر ہڈیاں توڑے جانے لینے کی سفارش کرنے کے لئے گیا ہوا ہے۔ اور جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور مشیت کے ماتحت مسیح علیہ السلام سے عقیدت اور ہمدردی پیدا ہو چکی تھی۔ وہ فوراً مسیح علیہ السلام کی صلیب کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ اور ان کو کہنے لگا کہ اس کو کچھ نہ کہیں کیونکہ یہ مر چکا ہے چنانچہ سپاہیوں نے دوسرے دونوں چوروں کی صلیب سے اتارنے کے بعد ہڈیاں توڑ دیں مگر مسیح علیہ السلام کو کچھ نہ کہا۔ اور انہیں ان کی صلیب پر ہی لٹکے رہنے دیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی ان سب مذکورہ تدابیر کے ذریعہ مسیح علیہ السلام کو ان کی ہڈیاں توڑے جانے سے بچا لیا۔ اس کے بعد جب یوسف آرمتیہ پیلاطوس کی طرف سے ایک تحریری حکم نامہ لے کر پہنچ گیا اور اس نے وہ حکم صوبیدار اور سپاہیوں کو پڑھ کر سنایا تو صوبیدار نے اس حکم کو سنتے ہی بغیر حیل و حجت کے مسیح علیہ السلام کا جسم ان کو صلیب سے خود اتارنے کی اجازت دے دی

چوتھی الٰہی تدبیر

چوتھی تدبیر اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ کی کہ جب یوسف آرمتیہ پیلاطوس کی طرف سے حکم لے کر وہاں پہنچا کہ یسوع چونکہ مر چکا ہے۔ اس لئے اس کی لاش بغیر ہڈیاں توڑے جانے کے ان کے حوالے کردی جائے۔ تو اس سے تھوڑا پہلے ایک سپاہی نے یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا فی الواقعہ یہ شخص فوت ہو چکا ہے یا نہیں؟ آپ کی ران سے ذرا اوپر پہلو میں کچھ اس طرح سے بھالا مارا کہ وہ پھسل کر پسلی میں جا لگا۔ اس بھالے کے لگنے سے پسلی میں جو زخم پیدا ہوا اس سے فوراً خون اور پانی بہنا شروع ہو گیا۔

(یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۴ تا ۳۷)

سپاہی نے تو بھالا اس غرض سے مارا تھا کہ اس کے خیال میں اس طرح مارنے سے اگر آپ زندہ ہوئے تو آپ کے جسم میں کوئی حرکت پیدا ہو گی۔ مگر چونکہ آپ کے جسم میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ اس لئے اس نے اور اس کے باقی ساتھیوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ شخص فی الواقعہ مر چکا ہے۔ لیکن آپ کو اس الٰہی تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ آپ کا خون جو آپ کے تمام جسم میں پوری طرح جاری نہ رہنے کی وجہ سے آپ کے سینہ اور دل میں ہی بہت حد تک جمع ہو چکا تھا وہ ایک طرف سے جاری ہو گیا۔ خون کے اس طرح سے جاری ہونے اور جسم سے باہر نکلنے کے نتیجہ میں جسم کے اندر کمزوری کا پیدا ہونا ایک ضروری امر تھا۔ لیکن اس کے بالمقابل خون کا زیادہ عرصہ تک جسم کے اندر دل کے قریب اکٹھے رہنا آپ کے لئے اس سے بھی زیادہ خطرناک اور مضر تھا کیونکہ اس سے دل پر دباؤ پڑنے کے نتیجہ میں آپ کی موت صحیح معنوں میں واقع ہو سکتی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تدبیر سے ایک طرف تو آپ کے خون کے دباؤ کو دل کی طرف ہلکا کرنے کے لئے اسے اس طریق سے جاری کر دیا کہ جس طریق سے جاری ہو کر اس کا جسم سے باہر نکلنا آپ کے زندہ رہنے کے لئے ضروری تھا۔ اور دوسری طرف اپنی اس تدبیر سے ان سپاہیوں کے دل میں جو آپ کو زندہ سمجھ کر آپ کی ہڈیاں توڑنا چاہتے تھے یہ ڈال دیا کہ یہ شخص فی الواقعہ مر چکا ہے۔ اس کی ہڈیاں توڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پانچویں الٰہی تدبیر

پانچویں تدبیر اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ کی کہ آپ کے صلیبی زخموں اور کوڑوں سے پیدا ہونے والے زخموں کے علاج کے لئے پہلے سے ایک ماہر اور تجربہ کار جرّاح مقرر کر چھوڑا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یوسف آرمتیہ جو ایک مالدار اور صاحب ثروت شخص تھا۔ اور یہودی کونسل کا ممبر بھی تھا اور نیکدیمس جو ایک تجربہ کار اور حاذق طبیب تھا۔ اور خود مسیح علیہ السلام یہ تینوں فرقہ اسیری کے ممبر تھے۔ اور ان کے خاص لوگوں یعنی اراکین میں سے تھے۔ ان سب کا آپس میں نہایت ہی اچھا اور مخلصانہ تعلق تھا۔ مگر یوسف کو مسیح علیہ السلام سے ان کی نیکی تقویٰ اور خدا ترسی کے سبب سے کچھ زیادہ ہی عقیدت اور محبت تھی۔ چنانچہ جب آپ کو صلیب سے اتارا گیا تو اس وقت یوسف آرمتیہ کی حالت بہت ہی دگرگوں تھی۔ اور اس کو بالکل یقین ہی نہ آتا تھا کہ آپ زندہ ہیں۔ اور وہ اس غم سے کہ اس کا پیارا ساتھی اس سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گا گھلا جا رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ اور یہی حال ان کے دوسرے ساتھیوں کا تھا لیکن ایک طرف اگر ان لوگوں کا یہ حال تھا تو دوسری طرف نیکدیمس جو ایک بڑا تجربہ کار اور عقلمند معالج تھا اور جس کی کوشش اور ہمت مسیح علیہ السلام کو بچانے کی بہت ہی تحسین و آفرین کے لائق ہے۔ اس کو اس وقت بھی اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر اس بات پر پورا انشراح صدر اور کامل یقین تھا کہ ان کا عزیز ساتھی ابھی زندہ ہے۔ اور اگر کوئی روک درمیان میں حائل نہ ہوئی تو وہ اس کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور یہی بات وہ بار بار یوسف سے کہتا۔ اور اس کو تسلی دینے کی کوشش کرتا تھا۔

چنانچہ جب پیلاطوس کے حکم سے رومی افسر نے مسیح علیہ السلام کا جسم ان کو اپنے قبضہ میں کر لینے کی اجازت دے دی تو نیکدیمس نے سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ صلیب سے آپ کو اپنے دوسرے ساتھیوں کی مدد سے نہایت احتیاط کے ساتھ اتار کر بالکل سیدھا زمین پر لٹا دیا۔ اور پھر وہ شفا بخش مرہم جو اس نے الٰہی تفہیم کے مطابق تیار کی تھی اور وہ تیز قسم کی ادویہ جو وہ آپ کے جسم کے ورموں کو دور کر کے آپ کے دوران خون کو جلد حرکت میں لانے کے لئے لایا تھا۔ وہ سب اس نے کپڑے کی چند لمبی لمبی پٹیوں پر بچھائیں اور پھر پٹیوں کو باری باری آپ کے تمام جسم کے گرد لپیٹ دیا۔

(یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۹ - ۴۰)

مرہم اس نے صرف زخموں پر لگائی۔ اور باقی ادویہ سے تیار کیا گیا مصالحہ اس نے پٹیوں کے ذریعہ تمام جسم پر لپیٹ کر دیا۔ اور مشہور یہ کیا کہ ہم اس کے جسم پر یہ مصالحے اس لئے لگا رہے ہیں تاکہ اس کا جسم عید کے بعد تک خراب ہونے نہ پائے۔ اور پھر عید کے بعد ہم اس کی لاش کو پوری طرح مصالحے اور ادویہ لگا کر محفوظ کریں گے۔ (واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت صفحہ ۳۶) اس کے بعد وہ دونوں طبی تدابیر کے مطابق کچھ دیر تک آپ کے منہ میں اپنی سانس بھی پھونکتے رہے۔

الغرض یہ سب کچھ الٰہی تدبیر کے ماتحت ہوا اور اس تدبیر سے بھی آپ کو دو فائدے حاصل ہوئے۔

اوّل:۔ یہ کہ آپ کے زخموں کے علاج اور آپ کے دوران خون کو جسم کے اندر پوری طرح جاری کرنے اور آپ کے عمل تنفس کو جلد حرکت میں لانے کے لئے جن ادویہ کا آپ کے جسم پر لگایا جانا ضروری تھا۔ وہ بغیر کسی مزاحمت کے آپ کے جسم پر لگا دی گئیں۔ اور عام لوگوں اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے یہی سمجھا کہ یہ اس کے جسم کی حفاظت کے لئے خوشبو لگا رہے ہیں۔

دوم:۔ یہ کہ آپ کے تمام جسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ادویہ کے لگائے جانے سے اور پھر اس پر ایک بڑا کپڑا کفن کے طور پر لپیٹ دینے سے آپ کے مخالف اور معاند گروہ نے بھی تو یہی سمجھا کہ یہ شخص فی الواقعہ مر چکا ہے۔ اور دوسرے چونکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کے نتیجہ میں ایسے غیر معمولی حوادث اور تغیرات رونما ہو رہے تھے۔ اور ایسی آفات کا نزول پے در پے ہو رہا تھا۔ کہ جن سے وہ لوگ بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکے تھے۔ اس لئے اس وقت فوری طور پر کسی نے بھی کوئی مزاحمت نہ کی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی تدابیر کے ماتحت اس قسم کے حالات پیدا نہ ہوتے تو پھر وہ لوگ اپنے مخلص ساتھیوں کو اس قسم کی کوشش کرنے کی شاید کبھی مہلت نہ دیتے۔ اور نہ ہی صلیب سے اس طرح اتارنے کی اجازت دیتے۔ کہ جس سے آپ کے بچ جانے کی امید تھی۔

پس بہرحال حکیم نیکدیمس نے ایسی احتیاط اور عقلمندی سے وہ شفا بخش مرہم اور دیگر ادویہ کپڑے کی بڑی بڑی پٹیوں کے ذریعہ آپ کے تمام جسم پر لیپ کر دیں کہ جس سے اس وقت کسی کے دل میں بھی کوئی شک پیدا نہ ہوا۔ ہاتھوں اور بازوؤں کے زخموں اور دھبوں پر بھی اس نے مرہم اور ادویہ لگا کر پٹیاں باندھ دیں۔ اور ان سب کے اوپر یہودی طریق کے مطابق ایک بڑی چادر کفن کے طور پر لپیٹ دی لیکن پسلی کے قریب کا وہ زخم جو ایک سپاہی کے بھالا مارنے سے پیدا ہوا تھا۔ اور جس سے مسلسل تھوڑا تھوڑا خون نکل رہا تھا اور جس کا نشان آج اس کپڑے میں موجود ہے۔ جسے کفن مسیح کہا جاتا ہے۔ اس کو اس نے بند نہ کیا اور نہ ہی اس پر کوئی پٹی باندھی۔ اس پر یوسف نے اس سے پوچھا اس کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ اس نے کہا اس کا سانس درحقیقت صدمہ کے باعث اور اس کے خون کے دباؤ کے دل کی طرف زیادہ ہونے کے باعث سکتہ طاری ہونے کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ اور پھر اس کا دوران خون بھی اس وقت پوری طرح جاری نہیں ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں پسلی کے ان زخموں سے نکلنے والے خون اور پانی کو اگر بند کر دیا گیا تو یہ اس کے لئے خطرناک اور مہلک ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں اس کے خون کا دباؤ دل اور پھیپھڑوں کی طرف بڑھ جائے گا۔ اور اس سے خطرہ ہے کہ اس کی موت واقع ہو جائے لیکن اس کے جاری رہنے سے اس کے جسم میں کسی قدر کمزوری کا پیدا ہونا تو ایک ضروری امر ہے۔ لیکن اس سے اس کے دل اور تنفس کے عمل کو جاری کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

(واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت صفحہ ۴۳)

چنانچہ بعد کے واقعات نے ثابت کیا کہ اس کا یہ خیال بالکل درست تھا۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اس تدبیر کے عین مطابق تھا جس تدبیر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بچاؤ کے لئے آپ کے خون کو آپ کی پسلیوں کے قریب سے جاری کیا تھا۔

چھٹی الٰہی تدبیر

چھٹی تدبیر اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ کی کہ سردار کاہن قیافہ جو یہود کا اس وقت کا سب سے بڑا عالم تھا اور اس کے ہم نوا دوسرے علماء جو ابھی تک اپنی مخالفانہ کوششوں اور تدبیروں سے پوری طرح مطمئن نہیں ہوئے تھے۔ اور جنہیں مسیح علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ خطرہ اب بھی لگا ہوا تھا۔ کہ کہیں آپ صلیبی موت سے بچ نہ جائیں۔ انہوں نے ہفتہ کے روز پیلاطوس کے پاس جا کر ایک دوسری عرضداشت یہ پیش کی کہ

"اس دھوکے باز (یعنی نعوذ باللہ مسیح علیہ السلام) نے جیتے جی کہا تھا میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد آکر اسے چرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا۔ اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔"

(متی باب ۲۷ آیت ۶۳، ۶۴)

یہ بات میں پہلے بتا چکا ہوں کہ پیلاطوس اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے ماتحت یہ بات سمجھ چکا تھا۔ کہ یہ ایک نیک اور راستباز آدمی ہے۔ اور یہودی علماء محض اسے حسد سے پکڑ کر لے آئے ہیں۔

(متی باب ۲۷ آیت ۱۸)

اس لئے درپردہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اور اس کے خیر خواہوں میں سے تھا۔ چنانچہ یہودی علماء کے دباؤ کے تحت جو سزا اس نے مسیح علیہ السلام کو دی تھی۔ اس سے بھی اس نے سب کے سامنے ظاہری طور پر اور پھر مخفی طور پر بھی توبہ کر لی تھی۔

(متی باب ۲۷ آیت ۲۴)

اس لئے سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اکٹھے ہو کر جب یہ دوسری عرضداشت اس کی خدمت میں پیش کی تو اس نے اس کو پسند نہ کیا۔ اور اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا کہ

"تمہارے پاس پہرے والے ہیں جاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی نگہبانی کرو۔"

(متی باب ۲۷ آیت ۶۵)

چونکہ حق کے مقابل پر باطل اپنی تمام تر طاقتوں اور کوششوں کے باوجود ہمیشہ شکست ہی کھاتا ہے اور یہ اس کا ایک ایسا مقدر ہے کہ جس سے وہ کسی صورت میں بچ نہیں سکتا۔ اسی طرح یہودی علماء کو بھی مسیح علیہ السلام کے مقابل پر اپنی ناکامی کا خطرہ ہر وقت لگا ہوا تھا۔ چنانچہ جب پیلاطوس نے ان کی اس معاملہ میں مدد کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے خود اپنے آدمی مسیح علیہ السلام کی قبر پر نگرانی کے لئے بھیج دیئے۔ یہ لوگ قبر کے قریب ایک مناسب جگہ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ یہ ہفتہ کا دن تھا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ اتوار کے دن صبح صادق سے پہلے آپ ہوش میں آجائیں گے۔ اور اس وقت ان لوگوں کی موجودگی آپ کے لئے کسی پہلے سے بھی بڑی مصیبت کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تدبیر کے مقابل پر اپنی چھٹی تدبیر یہ کی کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات کو جس میں یہ لوگ مسیح علیہ السلام کی قبر کی نگرانی کے لئے اس کے قریب چھپے ہوئے تھے۔ ایک اور بڑا زلزلہ ملک میں بھیج دیا۔

(متی باب ۲۸ آیت ۲)

اس زلزلہ سے تمام پہاڑ لرزنے لگے۔ اور چٹانیں اوپر سے ٹوٹ ٹوٹ کر نیچے گرنے لگیں۔ اور جگہ جگہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک تیز و تند آندھی بھی شروع ہو گئی۔ ان دونوں باتوں نے مل کر ایک ایسا مہیب اور خوفناک منظر اس تاریک رات میں پیدا کر دیا کہ جس سے چرند پرند بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور وہ بھی چیختے چلاتے ہوئے تاریکی میں ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ سردار کاہن کے آدمی اس خوفناک عذاب کے منظر سے سہمے ہوئے رات بھر اپنی کمین گاہ میں چھپے رہے۔ لیکن وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ان غیر معمولی حوادث کے خوف سے ہمت ہار بیٹھے تھے۔ اور وہاں سے بھاگنے کے لئے ہر وقت تیار تھے۔

ادھر سحری کے وقت یوسف اور نیکدیمس نے اپنے سلسلہ کے ایک بھائی کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنا مخصوص لباس پہن کر یسوع کی قبر پر جائے۔ اور قبر کے دروازہ پر جو پتھر پڑا ہوا ہے۔ اس کو دروازہ سے ہٹا کر خود اس پر نگرانی کے لئے بیٹھ جائے یہ آدمی جب اپنے بزرگوں کے حکم پر اپنے مخصوص سفید لباس میں ایک غیر معروف راستہ سے ہوتا ہوا قبر کے قریب پہنچا۔ اور قبر کے منہ سے پتھر ہٹا کر خود اس پر نگرانی کے لئے بیٹھ گیا تو سردار کاہن کے آدمیوں نے جو رات کے غیر معمولی حوادث سے پہلے ہی خوفزدہ تھے یہ سمجھا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے جو آسمان سے اتر کر آیا ہے۔ اور اب کوئی اور خطرناک بات رونما ہونے والی ہے۔

(متی باب ۲۸ آیت ۲ و ۳)

اس خیال سے وہ اور بھی ڈر گئے اور وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور شہر میں جا کر یہ افواہ مشہور کر دی۔ کہ یسوع کی قبر پر آسمان سے ایک فرشتہ اتر آیا ہے جو قبر کے منہ سے پتھر ہٹا کر خود اس پر بیٹھ گیا ہے۔ اور ہمیں اس نے وہاں سے زبردستی نکال دیا ہے۔

(متی باب ۲۸ آیت ۱۱)

الغرض اللہ تعالیٰ نے اس طرح اپنی چھٹی تدبیر کے ذریعہ ان سب لوگوں کو وہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا کہ جن کا مسیح علیہ السلام کے ہوش میں آنے تک وہاں رہنا آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ اور اس طرح سردار کاہن قیافہ اپنی اس آخری کوشش اور تدبیر میں بھی ناکام ہو گیا۔

(باقی)

درخواست دعا

عزیزم ظہیر الدین بٹ ابن مکرم سعید افضال احمد صاحب بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خیرپور میرس چند دن سے مرض یرقان میں مبتلا ہیں۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال خیرپور میرس سندھ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ
نیز گل گھوٹو، منہ کھر، کتار، زہرباد۔ تھنوں کی سرکن، سوزش، سرکن، دودھ کی کمی، واد، نگلہڑ، اور ٹاک وغیرہ کے کامیاب نسخوں کا لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ (فون نمبر ۲۰۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن و عشق کی انوکھی داستانیں

مکرم کیپٹن ڈاکٹر شیخ نثار احمد صاحب ریٹائرڈ نشاط کالونی لاہور چھاؤنی

حسن و عشق کی بہت سی داستانیں پڑھی اور سنی جاتی ہیں۔ کہیں کوئی اپنے محبوب کے حاصل کرنے کے لئے پہاڑ کھود کر نہر نکالتا ہے۔ لیکن محبوب کی بے وفائی پر خودکشی جیسا گھناؤنا جرم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کوئی ناقہ لیلیٰ کی انتظار میں اپنی جان گنوا بیٹھتا ہے۔ کبھی ہم سنتے ہیں کہ عاشق اپنے محبوب کے چھن جانے سے بے بس ہو کر ناجائز طریق سے دنیا سے منہ موڑ لیتا ہے کہیں ایک محبوب کے دو چاہنے والے پیدا ہو جاتے ہیں اور رقابت میں آ کر طاقتور کمزور کو قتل کر دیتا ہے اور خود بھی قانون کی زد میں آ کر دار پر لٹکایا جاتا ہے۔

ان قصوں میں محبوب کے حسن کے تذکرے بھی ہوتے ہیں۔ کبھی محبوب کے حسن کی تعریف میں آنکھوں کو چشم آہو کہہ کر پھولے نہیں سماتے۔ کہیں صراحی دار گردن کہہ کر اپنے محبوب کو دوسروں پر ممتاز کیا جاتا ہے۔ کہیں دانتوں کو موتیوں سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔ کبھی قد کی خوبصورتی کے لئے سرو کے تذکرے ہوتے ہیں۔

لیکن ہم ایسی چند انوکھی داستانوں کا ذکر کریں گے جن میں مرکزی کردار ایک ہی محبوبؐ کا ہے۔ ایسا محبوب جس سے بیوفائی کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی کہ کوئی ناکام عاشق خودکشی کرے۔ جو اپنے وصل کے لئے کسی بھی عاشق کو مایوس نہیں کرتا کہ وہ دنیا سے بے نیل و مرام چلا جائے اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اس پاک محبوبؐ کے لاکھوں اور کروڑوں چاہنے والوں میں رقابت نہیں پائی جاتی کہ طاقتور کمزور کو قتل کر کے اپنی حسد کی آگ بجھائے البتہ رشک کا جذبہ ضرور پیدا ہوتا ہے جس سے وہ ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنی محبت اور اطاعت کے اظہار میں کوشاں رہتے ہیں اور ان کا ایک ہی نعرہ ہے کہ

"عاشقاں را بر سر خود حکم نیست
ہر چہ فرمانِ تو باشد آں کنند"

پھر انسان ہی آپس میں رقیب نہیں۔ وہ بالا ہستی بھی اس کے چاہنے والوں میں ہے جس نے زمین و آسمان کا تحفہ اپنے محبوبؐ کے لئے اس کی پیدائش سے قبل تیار کر رکھا تھا۔ وہ بھی اگر چاہے تو رقابت کے جوش میں تمام دوسرے عاشقوں کو ایک ہی اشارہ میں نیست و نابود کر سکتی ہے۔ لیکن قربان جائیں وہ چاہنے والا بھی عجیب ہے جو اپنے محبوبؐ کی زبان سے خود اس کے چاہنے والوں کیلئے کہلواتا ہے

"فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ"

ایسے ہی عاشقانِ صادق میں سے ایک عاشق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جنہوں نے اس ارشاد پر اس رنگ میں عمل کیا کہ نہ وجود ان کا اپنا رہا نہ سوچ ہی ان کی اپنی رہی۔ جن کا اٹھنا بیٹھنا صرف اور صرف اپنے محبوبؐ کے لئے تھا۔ جس کا صلہ بلکہ انعام اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کے طور پر اس شکل میں ظاہر ہوا کہ آپ کو مسیح و مہدی موعود کے خطاب سے نوازا گیا۔ فرماتے ہیں:۔

"آنکہ ہر نور طفیل نور اوست
آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست"

یعنی وہی ہے جس کے نور کے طفیل ہر ایک نور ہے اور یہ آپؐ کی شان ہے کہ آپؐ کا منظورِ نظر خدا تعالیٰ کا منظورِ نظر ہے۔

ایسا ہی ایک اور پاک وجود (جس کے ہم بھی شاہد ہیں کہ اس نے بھی اپنے محبوبؐ کے اعلان فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پر لبیک کہا اور خدا تعالیٰ سے خلافتِ ثالثہ کا انعام پایا فرماتا ہے:۔

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت نبی اکرمؐ سے محبت کرتا ہے اور آپؐ کی عظمت و جلال کو پہچانتا ہے اور اس عشق کے نتیجہ میں اور اس عظمت کے طفیل کے سایہ میں آپؐ کی کامل اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اسے ہر وہ چیز مل جاتی ہے جو ایک محبوب کو محبت کرنے والے سے ملا کرتی ہے چونکہ ہر چیز خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے جو خدا تعالیٰ کا محبوب بن گیا اسے سب کچھ مل گیا فالحمد للہ علیٰ ذٰلک"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء)

چشم آہو کو ایک نہایت ہی معمولی تنکا ہمیشہ کے لئے بے نور کر سکتا ہے۔ صراحی دار گردن ایک معمولی خراش سے داغدار ہو سکتی ہے۔ سرو قد کسی نہایت ہی معمولی تکلیف سے کمان کی صورت اختیار کر سکتا ہے لیکن اس محبوبؐ کا حسن ایک ابدی حسن ہے جس کو دنیا کی کوئی بھی چیز داغدار نہیں کر سکتی۔ ہر لمحہ اور ہر گھڑی اس کے حسن کے جلوے پہلے سے بھی خیرہ کن ہوتے ہیں اس کے حسن کے چرچے جس طرح اس کی پیدائش سے پہلے آسمانوں میں ہو رہے تھے اب بھی ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ!)

(۱) مکہ کے ہر قبیلہ کے ایک ایک نوجوان نے اکٹھے ہو کر محبوبِ خدا۔ اس کے پیغامبر اور خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار کرنے والے محسن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کو گھیرے میں لے لیا تھا آج رات اپنے مذموم اور ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنائیں لیکن جس مبارک وجود سے خدا تعالیٰ نے انسانیت کی بھلائی کے اہم کام لینے تھے اور جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا تھا

"وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ"

اس قادرِ مطلق کے حکم کے تحت مکہ چھوڑتے ہوئے آپؐ نے ایک کمسن نوجوان کو فرمایا:۔

"میرے بستر پر لیٹ جاؤ"

وہ کم سن نوجوان حضرت علیؓ تھے جنہوں نے آغوشِ رسالت میں پرورش پائی تھی اور جو بچوں میں سب سے پہلے اس عشق کی آگ میں کودے تھے اور جنہیں اپنی جان سے زیادہ اپنے محبوبؐ کی اطاعت عزیز تھی۔ یہ جانتے ہوئے کہ کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پا کر مجھے قتل کر دیں گے انہوں نے حضرت عیسٰیؑ کے حواری یہودا اسکریوطی کی طرح تیس روپے کے عوض اپنے محبوب آقا کو کفار کے حوالے نہیں کیا بلکہ ایک لحظہ بھی تامل نہ کیا اور بستر پر جو بستر مرگ ثابت ہو سکتا تھا۔ لیٹ گئے۔ اور دعائیں کرنے لگے۔ اپنی زندگی کے لئے نہیں بلکہ اپنے محبوبؐ کے صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے۔

اے آغوشِ رسالت میں پرورش پانے والے! نوجوانوں میں سے یہ تیرا ہی کام تھا کہ اپنے محبوبؐ کی سلامتی کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ تجھے مبارک ہو کہ اس زمانہ میں بھی جب کہ بحر و بر میں فساد چھایا ہوا ہے تیرے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسیحؑ کو تیری طرح کا ایک فرزند حضرت المصلح الموعودؓ عطا ہوا جس نے اپنے روحانی اور جسمانی باپ کے مشن کو جسے غیر مبایعین اپنے زعم میں کھوکھلا کر رہے تھے ہر خطرہ سے بے نیاز ہو کر اپنے ناتواں بازوؤں میں سمیٹ کر اس کی حفاظت کی اور یہ مشن تیرے محبوبؐ کے مشن کی طرح منزلِ مقصود کی طرف رواں دواں چلتا گیا۔ چل رہا ہے اور چلتا چلا جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

(۲) خدا تعالیٰ کی مشیت سے جب حضرت رحمۃ للعالمینؐ اپنے عاشق صادق کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کے وقت غار ثور میں پناہ گزین ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے غار کو صاف کیا اور تمام سوراخ بند کر دیئے مبادا کوئی بچھو یا اور کیڑا نکل آئے غار میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے محبوب کا سر اپنی ران پر رکھا ہوا تھا اور حضورؐ میٹھی نیند سو رہے تھے۔ اچانک حضرت ابوبکرؓ کی نظر ایک سوراخ پر پڑی جو بند ہونے سے رہ گیا تھا۔ اس خیال سے کہ کوئی بچھو نہ نکل آئے اپنا پاؤں اس پر رکھ دیا۔ اس تمہید کے بعد ایک انوکھی داستانِ عشق لکھی جانے والی تھی۔ سوراخ میں موجود ایک بچھو نے باہر نکلنے کے لئے راستہ رکا ہوا دیکھ کر غیظ و غضب میں ڈنک مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے جسم میں شدت درد کی وجہ سے زبردست ارتعاش پیدا ہوا حتیٰ کہ تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی اور سارا جسم کھنچا ہوا تھا۔ لیکن وہ عاشق صادق سر تسلیمیت اٹھا کر بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ اپنی ٹانگ کو جنبش دے کر اپنے محبوبؐ کی میٹھی نیند میں خلل پیدا کرے۔ اپنے جسم کو ساکت و صامت رکھا لیکن آنسوؤں کو روکنا اس کے بس میں نہیں تھا۔ وہ ضرور بہہ نکلے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قطرہ محبوبؐ کے چہرہ مبارک پر گرا اور آنکھ کھل گئی۔

ہمارے ماں باپ قربان اس محبوبؐ پر جس نے اپنے عاشق کے چہرے پر کرب کے آثار دیکھے اور معلوم ہونے پر ایک عام محبوب کی طرح صرف بیتابی کا ہی اظہار نہیں کیا بلکہ لعاب دہن مل کر مسیحائی بھی کی۔

اے ابوبکرؓ! ہم جان گئے کہ یہ تیرا اپنے محبوبؐ کے ساتھ عشق کی انتہا کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ تجھے مسند خلافت کے انعام سے نوازا گیا اس انعام کو دیکھ جو تجھے عشق خاتم النبیینؐ کے طفیل حاصل ہوا ہمارا خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان اور پختہ ہو جاتا ہے اور فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پر ہمارا ایمان پختہ تر ہو جاتا ہے جب ہم نے یہ بھی دیکھا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بھی اپنے محبوبؐ کے عشق میں فنا ہو کر خدا تعالیٰ کا محبوب بن گیا اور امتی نبی ہونے کا فخر حاصل کیا۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر سے پہلے انصار اور مہاجرین سے جب بار بار یہ مشورہ لیا کہ جنگ مدینہ کے اندر لڑی جائے یا باہر نکل کر؟ تو انصار کے نمائندہ حضرت سعدؓ بن معاذ نے سوال کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے عرض کی:۔

"یا رسول اللہؐ! ہمارا معاہدہ
کہ جنگ مدینہ کے اندر کریں گے
باہر نہیں نکلیں گے۔ اس وقت
تھا جب ہم نے صرف آپ کے
حسن ظاہری کو دیکھا تھا لیکن
اب جبکہ ہم نے آپؐ کا انتہائی
قرب پایا اور آپؐ کی شفقت
محبت آپؐ کے پیار سے والی
نے دیکھی تو اب جہاں حضورؐ
ارشاد فرمائیں ہم جانے کو تیار
ہیں۔ اے ہمارے محبوبؐ! یہ
عاشق صادق آپؐ کے آگے
بھی لڑیں گے۔ پیچھے بھی لڑیں گے
دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی
لڑیں گے۔ دشمن آپؐ تک
نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ
ہماری لاشوں کو روندتا ہوا
نہ گزرے۔"

اے انصار مدینہ! ہم بھی تمہاری اس خوش بختی پر نازاں ہیں۔ اے کاش ہم حضرت موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہ کہیں کہ:۔

"فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ"
کہ تو اور تیرا رب دونوں
جاؤ اور ان سے جنگ کرو ہم
تو یہاں ہی بیٹھے ہیں۔

اور خدا تعالیٰ کی جناب سے اس انعام کے مستحق ٹھہرے کہ:۔

"فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ"
اس نے تمہارے دلوں میں
الفت پیدا کر دی۔

اے شہیدان وفا زبان بدر! ہمارا یہ مژدہ سنو! کہ آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت سلمانؓ فارسی کی نسل میں مہدی موعودؑ کے ماننے والے بھی خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رحمۃ للعالمینؐ کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں بلند کرنے کے لئے شمال میں جنوب میں۔ مشرق اور مغرب میں جنگ لڑ رہے ہیں۔ ایشیا۔ یورپ اور امریکہ میں ہی نہیں بلکہ تمہارے ایک ساتھی حضرت بلالؓ کی سرزمین میں بھی لڑ رہے ہیں۔ ظاہری تلوار سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق علوم قرآن کی تلوار سے جو امام آخر الزمان کو عطا ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی و کامرانی ان کے قدم چوم رہی ہے۔ دشمنان اسلام گھائل ہی نہیں ہو رہے بلکہ ایک نئی زندگی پا رہے ہیں۔ جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔

(۴) حضرت زیدؓ بھی دشمن کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی پاداش میں قتل کرنے کے لئے مقتل میں کھڑا کیا گیا تو ابو سفیان نے جس نے ابھی عشق کے رستہ میں پہلا قدم بھی نہیں رکھا تھا۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسولؐ نے لالچ دے کر یا جادو کے زور سے دلوں پر قبضہ کیا ہوا ہے آگے بڑھ کر حضرت زیدؓ سے کہا:۔

"سچ کہو کیا تمہارا دل
نہیں چاہتا کہ اس وقت
تمہاری جگہ ہمارے ہاتھوں
میں محمدؐ ہوتا جسے ہم قتل
کرتے اور تم بچ جاتے اور
اپنے اہل و عیال میں خوشی
خوشی دن گزارتے۔"

یہ سن کر حضرت زیدؓ کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اپنے محبوبؐ کے ساتھ عشق میں ان الفاظ میں اظہار کیا:۔

"ابو سفیان! تم یہ کیا
کہتے ہو خدا کی قسم میں
تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ
میرے بچنے کے عوض میں
رسول اللہؐ کے پاؤں میں
ایک کانٹا بھی چبھے۔"

حضرت زیدؓ کا عشق و محبت سے لبریز جواب سن کر فرشتے بھی جنت کے دروازے پر آ کر اس کے استقبال کے کھڑے ہو گئے ہوں گے۔

اے زیدؓ! اپنے دائیں بائیں نظر دوڑا تجھے بھی ایک عاشق رسولؐ اور مسیح محمدیؑ کے عشق میں ڈوبا ہوا شہزادہ عبد اللطیف شہیدؓ نظر آئے گا جس نے سنگسار ہوتے وقت امیر کابل کے یہ کہنے پر کہ

"آپ ایک دفعہ احمدیت سے
انکار کر دیں تو بچ سکتے ہیں"

فرمایا:۔

"میری اور میرے بال بچوں
کی کیا حقیقت ہے۔ میں
انہیں بچانے کے لئے اپنے
ایمان کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا"

مذاہب کی تاریخ شاہد ہے کہ اس قسم کی سینکڑوں داستانیں صفحہ تحریر میں آچکی ہیں اور جب تک دنیا قائم رہے گی ہمیشہ اسی قسم کی داستانیں دہرائی جاتی رہیں گی وہ تو خوش قسمت تھے ہی جنہوں نے محبوبؐ خدا کے بے مثال حسن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنا وجود تک اس حسین محبوبؐ کے لئے قربان کر دیا لیکن ہزاروں سلام ہوں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر جو امتی نبی بن کر آیا جس نے کشفی رنگ میں خدا کے محبوبؐ کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور ہم (جماعت احمدیہ) کو اس پیارے محبوبؐ (جس پر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ قربان) کا غیر فانی حسن دکھایا اور ہمیں اس کا شیدائی بنایا اور اس کے عشق میں ڈبو دیا ہم جتنا جتنا اس کے عشق کے سمندر کی گہرائی میں چلتے گئے ہیں اتنے ہی ہیرے جواہرات اور موتی ملے۔ ان ہیروں اور جواہرات سے ہماری جھولیاں بھری دیکھ کر ایک دنیا ششدر رہ گئی۔ پورا عالم حسد میں جلنے لگا لیکن وہ ہیرے جن میں خدا تعالیٰ کی تجلی تھی جن میں رحمۃ للعالمینؐ کے اخلاق حسنہ کی چمک تھی۔ وہ ہیرے جن میں نازوں کے سرور کی روشنی تھی وہ جواہرات جو اطاعت خدا اور اطاعت رسولؐ سے چمک رہے تھے وہ جواہرات جن میں پیار محبت اور مسکراہٹ کی دھیمی دھیمی چمک تھی وہ نہ چھین سکے اور کیسے چھین سکتے ان کے گندے اور ناپاک ہاتھ ان پر پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ ان انمول موتیوں پر چھینٹے والے سیلاب اور زلزلوں کی نذر ہو گئے۔ ان ہیروں پر گندگی پھینکنے والے ایسی مغضوب اتھاہ گہرائیوں میں پھینکے گئے۔ کہ ان کی نسلیں بھی ان کے نام سے گھن کھانے لگیں۔ ان جواہرات کو پاؤں سے مسلنے والے خود مفلوج ہو گئے ان انمول موتیوں، ہیروں اور جواہرات کا نام و نشان مٹانے والے اپنی مضبوط کرسی پر اترانے والے یا تو خدائی منشاء کے مطابق قتل کئے گئے یا جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں سسکنے لگے۔

۵

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور
اموال کو بڑھانے کا موجب ہے

۵

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ برکت بی بی اہلیہ میاں خیر الدین صاحب مرحوم آف گھونکے تحصیل ضلع سیالکوٹ ۱۲ مارچ بروز بدھ بوقت ۱۱ بجے ۶۴ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پر ۱۰ یوم قبل دل کا حملہ ہوا تھا پھر درمیان میں طبیعت کچھ سنبھل گئی لیکن پھر اچانک ایک اور حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت نیک دعا گو تہجد اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ صاحب رؤیا و کشوف تھیں احمدیت کی فدائی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی اور وقت سے پہلے اپنا فائدہ معلوم ہونے پر بہت خوش ہوتیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش و شفقت بعد نماز ظہر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی دوست محمد صاحب مؤرخ تاریخ احمدیت نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ۴ لڑکے اور ۴ لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (محمد صدیق شاہد گورداسپوری سابق مبلغ افریقہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے امداد مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۰ر فروری تا ۱۰ر مارچ ۱۹۷۹ء

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کے علاج وغیرہ کے لئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے، آمین۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۔	مکرمہ سارہ ظفر صاحبہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰ــــ۰۰
۲۔	" خاور پروین صاحبہ منڈی مڑھ بلوچاں	۵۰ــــ۰۰
۳۔	مکرم ظفر اللہ خان صاحب آف جرمنی	۵۰ــــ۰۰
۴۔	مکرمہ سلمیٰ مہر صاحبہ ربوہ	۱۰ــــ۰۰
۵۔	" بیگم صاحبہ چوہدری عبدالحفیظ صاحب واہ سیمنٹ فیکٹری	۱۰ــــ۰۰
۶۔	شاہ نواز لمیٹڈ کراچی	۵۰ــــ۰۰
۷۔	مکرم مستری محمد رمضان صاحب بادامی باغ لاہور	۱۰ــــ۰۰
۸۔	مکرمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ ماڈل ٹاؤن "	۱۰ــــ۰۰
۹۔	" مسز طارق ناصر صاحبہ اسلام آباد	۴۰ــــ۰۰
۱۰۔	" رضیہ طاہر صاحبہ شارع مدرسہ کوئٹہ چھاؤنی	۵۰ــــ۰۰
۱۱۔	" مسز زبیدہ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب "	۱۵۰ــــ۰۰
۱۲۔	" بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۴۰ــــ۰۰
۱۳۔	" ثریا لطیف صاحبہ " "	۵۰ــــ۰۰
۱۴۔	" عطیہ انیس صاحبہ " "	۱۰ــــ۰۰
۱۵۔	مکرم عبدالسلام احمد صاحب نشتر ہسپتال ملتان	۲۰ــــ۰۰
۱۶	" منور احمد صاحب ابن صوفی نذیر احمد صاحب مرحوم آف امریکہ بذریعہ اسد اللہ خان صاحب کوئٹہ	۹۰ــــ۰۰
۱۷۔	" آفتاب احمد صاحب ابن عنایت احمد خان صاحب آف امریکہ بذریعہ اسد اللہ خان صاحب کوئٹہ	۸۵ــــ۰۰
۱۸۔	" ڈاکٹر ارشد محمود صاحب آف ملتان	۱۱۰ــــ۰۰
۱۹۔	" قریشی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۰ــــ۰۰
۲۰۔	مکرمہ آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ "	۹۰ــــ۰۰
۲۱۔	بہو صاحبہ " " " " " " " "	۹۰ــــ۰۰
۲۲۔	بہو صاحبہ محترمہ شاہ جی صاحبہ " " " "	۴۵ــــ۰۰
۲۳۔	مکرم مرزا عبدالباسط صاحب دارالصدر جنوبی "	۱۵ــــ۰۰
۲۴	مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم "	۱۰۰ــــ۰۰
۲۵۔	" امۃ الباسط صاحبہ زوجہ مودود احمد خان صاحب فرینکفورٹ	۱۰۰ــــ۰۰
۲۶۔	مکرم محمد ایوب صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۵۰۰ــــ۰۰
۲۷۔	" راجہ عبدالمجید صاحب بھکر	۱۰۰ــــ۰۰
۲۸۔	مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب ظفر خانیوال	۱۰ــــ۰۰
۲۹۔	مکرم میجر عبدالقادر صاحب دارالرحمت ربوہ	۲۰ــــ۰۰
۳۰۔	مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبداللہ خان صاحب ڈسکہ کوٹ	۲۰ــــ۰۰
۳۱۔	مکرم محمد اقبال صاحب آف چنیوٹ	۵۰ــــ۰۰
۳۲۔	" محمد عبداللہ خان صاحب S.P. ریٹائرڈ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰ــــ۰۰
۳۳۔	مکرمہ شوکت ملک صاحبہ دختر صوبیدار میجر محمد عبدالرحمٰن صاحب پنشنر کوئٹہ	۱۰ــــ۰۰
۳۴۔	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰ــــ۰۰
۳۵۔	مکرمہ مسز امۃ القیوم محمود صاحبہ گلگشت کالونی ملتان	۲۵ــــ۰۰
۳۶۔	سیدہ امۃ الوحید صاحبہ شاہد منزل سعید ال والی	۱۵ــــ۰۰

(باقی)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ ربوہ

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز اور مکمل فہرست ادویہ جو مفید طبی معلومات پر مشتمل ہے

مفت طلب کریں!

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۵۳۴

دعائے مغفرت

ہماری پیاری نانی جان محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی کریم بخش صاحب مرحوم آف دیولی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ (وفات جنوری ۱۹۴۳ء جو بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں) ۳۰ر مارچ ۱۹۷۹ء بوقت صبح راولپنڈی ہسپتال میں تقریباً سو برس کی عمر میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ ان دنوں ہماری خالہ زاد بہن نسیم اختر صاحبہ کے ہاں مقیم تھیں۔ آپ ایک عرصہ سے بیمار تھیں۔ ۲۹ر مارچ کی شام کو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہونے پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے انہیں ہسپتال میں پہنچانے کے انتظامات کئے جہاں وہ اگلی صبح کو اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔

وفات پر مکرم امیر صاحب نے خدام الاحمدیہ کے ذریعہ اُن کی میت ربوہ پہنچانے کے انتظامات فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز فجر کے بعد اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ ربوہ میں اُن کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا فرمائی۔

محترمہ نانی جان نہایت ہی عابدہ زاہدہ، تہجد گزار اور دعاگو خاتون تھیں۔ غریبوں سے ہمدردی فرماتیں اور ہر وقت اپنوں کی تربیت اور غیروں کو تبلیغ کرنے میں دیوانہ وار مصروف رہتیں۔

بوقتِ وفات اُن کے دونوں بیٹے ضیاء الدین اور شمس الدین بیرونِ ملک تھے۔ دو بیٹیاں تھیں جو اُن کی زندگی ہی میں وفات پاچکی تھیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخش کر اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ فون ۱۹۰)

ھُوَ الشَّافِی

کیورز — CURES

کیا ہیں؟

ان میں حیرت انگیز شفا کیوں ہے؟
پرانی ضدی امراض کیسے ختم ہو سکتی ہیں؟
آپریشن سے بچانے والے نسخے؟
ان تمام معلومات کیلئے "کیورٹیو سسٹم" کا لٹریچر ملاحظہ فرمائیں۔ بذریعہ بک پوسٹ ۴۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوائیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر احمد ہومیو)
ربوہ۔ فون ۲۰۷

درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیزم منظور احمد کی دائیں ٹانگ ٹخنے کے اوپر سے کبڈی کھیلتے ہوئے ۲۳ر مارچ ۱۹۷۹ء کو ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

لال دین بھٹی
(احسن آباد) ہری پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کا کامیاب اختتام

(بقیہ صفحہ اوّل)

پھر امسال پہلی مرتبہ بیرونی ملکوں کے نمائندگانِ کرام مختلف سب کمیٹیوں کے اجلاسوں میں اراکین کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے برادر مظفر احمد ظفر نمائندہ امریکہ، جناب ہادی ایمان نمائندہ انڈونیشیا، جناب مشتاق احمد باجوہ نمائندہ سوئٹزرلینڈ اور جناب مولوی محمد صاحب نمائندہ بنگلہ دیش کو سب کمیٹی بجٹ ہائے تحریکِ جدید و وقفِ جدید کا رکن مقرر فرمایا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ کی طرف سے جناب عبدالوہاب بن آدم نمائندہ گھانا، اور پیراماؤنٹ چیف جناب وی۔وی۔ کالون نمائندہ سیرالیون کا سب کمیٹی بہشتی مقبرہ میں بطور اراکین تقرر عمل میں آیا۔ چونکہ جناب عبدالوہاب بن آدم بروقت ربوہ نہ پہنچ سکے تھے اس لئے وہ سب کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے۔ باقی تمام غیر ملکی نمائندگان نے اپنی اپنی سب کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کی۔

[illegible] چونکہ مجلسِ شوریٰ کے [illegible] میں جناب چوہدری ادریس نصراللہ صاحب برادر مظفر احمد صاحب ظفر آف امریکہ کے ساتھ بیٹھے کار[illegible] انگریزی میں رواں ترجمہ [illegible] سناتے رہے تھے اور اس طرح انہیں کارروائی سے مسلسل آگاہی ہو رہی تھی اس لئے برادر مظفر احمد ظفر نے مجلسِ شوریٰ کی کارروائی میں بھی حصہ لیا اور یکم اپریل کو شوریٰ کے آخری اجلاس میں سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر بحث کے دوران بیرونی ممالک میں کی جانے والی وصیتوں سے متعلق ایک امر کے بارہ میں انگریزی میں مختصر تقریر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں نہایت ادب سے اپنا مشورہ پیش کیا۔

شرکت کرنیوالے نمائندگان اور زائرین

امسال پاکستان اور بیرونِ پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے ۵۵۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ مزید برآں مختلف جماعتوں کے احباب اپنے طور پر بڑی کثیر تعداد میں ان ایام میں ربوہ آئے اور زائرین کی حیثیت سے شریک ہو کر مجلسِ شوریٰ کی روداد سے مستفیض ہوئے۔ ربوہ کے مقامی اور بیرونی جماعتوں کے احباب اور خواتین کے نام زائرین کے ۱۹۳۵ ٹکٹ جاری کئے گئے۔ گزشتہ سال ۱۲۶۴ زائرین نے شوریٰ کی کارروائی سنی تھی اس لحاظ سے امسال زائرین کی تعداد میں ۶۷۱ کا اضافہ ہوا۔

ان میں چار صد کے قریب خواتین شامل تھیں انہوں نے شوریٰ ہال (ایوانِ محمود) کی بالائی گیلری میں بیٹھ کر جس میں پردہ کا خاطر خواہ انتظام تھا شوریٰ کی کارروائی سنی۔

خصوصی عشائیہ کا اہتمام

شوریٰ کے دوسرے روز ۳۱ مارچ کی شب کو دارالضیافت میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگانِ کرام کے لئے ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اس طرح امسال بھی نمائندگان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری فرمودہ لنگر خانہ میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ کھانا تناول کر لینے کے [illegible] نمائندگانِ کرام نے [illegible] تحریکِ جدید کے عقب میں گراسی لان میں جمع ہو کر دُور رس نتائج کی حامل تاریخی کسرِ صلیب کانفرنس جو گزشتہ سال لندن میں منعقد ہو کر عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی عظیم الشان فتح پر منتج ہوئی تھی کی متحرک باآواز فلم دیکھی۔ اس دستاویزی فلم کی نمائش کا اہتمام وکالتِ تبشیر تحریکِ جدید کی طرف سے کیا گیا تھا۔ نمائندگانِ کرام اور کثیر التعداد دیگر اہلِ ربوہ نے اس تاریخی کانفرنس کے مناظر کو بہت ذوق و شوق کے عالم میں دیکھا اور یہ ان کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔

شوریٰ کی روداد پر طائرانہ نظر

حسبِ سابق امسال بھی مجلسِ شوریٰ تین دن جاری رہی اور مجموعی طور پر اس کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ چاروں اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ نے بنفسِ نفیس خود صدارت فرمائی۔ اِن اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ کی زیرِ ہدایت مختلف اوقات میں علی الترتیب محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ ضلع فیصل آباد، محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب، محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی، محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ، محترم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور، اور محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کو صدارت کے فرائض کی انجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی اعزاز حاصل ہوا۔

ان چاروں اجلاسوں میں تربیتی، انتظامی اور مالی امور سے متعلق سفارشات پر مشتمل سب کمیٹیوں کی رپورٹوں نیز صدر انجمن احمدیہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بجٹ ہائے آمد و خرچ پر تفصیلی غور کیا گیا۔ نمائندگانِ کرام نے حضور کے ارشاد پر ان سفارشات کے بارہ میں باری باری اپنی آراء پیش کیں۔ تفصیلی بحث کے دوران حضور نمائندگان کو وقتاً فوقتاً نہایت اہم اور بیش قیمت نصائح اور ہدایات سے نوازتے رہے۔ (ان اجلاسوں کی کسی قدر تفصیلی روداد قسط وار ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ انشاء اللہ)

حضور کا اختتامی خطاب اور پُرسوز اجتماعی دعا

اختتامی اجلاس (جو آج یکم اپریل [illegible] ۹ بجے منعقد ہوا) میں ایجنڈے کی جملہ تجاویز پر غور مکمل ہونے کے بعد ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے قریب حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کو اپنے اُس معرکہ آراء اختتامی خطاب سے نوازا جو قریباً پونے دو گھنٹہ تک جاری رہا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ مخالفت کا انتہائی شدت اختیار کر جانا بتا رہا ہے کہ اب انتہائی نصرت کا زمانہ آگیا ہے۔ انتہائی شدید مخالفت دو وجوہات سے کی جارہی ہے۔ ایک گروہ وہ ہے جس نے اسلامی تعلیم کو پسِ پُشت ڈال کر جھوٹ کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ یہ گروہ جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر اعتراض کرتا ہے۔ ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ایک دوسرا گروہ ہے جسے غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ اکثریت میں ہیں۔ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں اور ان اعتراضوں کو پھیلاتے بھی ہیں۔

اس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں طبع شدہ وسیع پیمانے پر پھیلائے جانے والے متعدد اعتراضوں کا تفصیل سے جواب دیا۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ ماموریت کی نوعیت، قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف، جہاد کی اہمیت کو کم کرنے، دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرنے اور سکول وغیرہ کھولنے سے متعلق سراسر بے بنیاد الزامات شامل تھے۔ ان میں سے ہر اعتراض کا حضور نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے نامور علماء کی تحریرات کی رُو سے نہایت ہی مدلل اور مسکت جواب دیا۔ اور ان اعتراضات کا سراسر جھوٹ پر مبنی ہونا دو اور دو چار کی طرح واضح فرمایا نیز اس ضمن میں اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے اور عیسائیت کو پوری دنیا میں غالب کرنے کے سلسلہ میں عیسائی چرچ کے انتہائی خطرناک منصوبوں کو خاک میں ملانے اور لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان بنانے سے متعلق حضور نے جماعتِ احمدیہ کی عظیم الشان خدمات اور کارناموں اور ان کے غلبۂ اسلام کے حق میں نہایت خوشکن نتائج و اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر میں حضور نے موجودہ حالات میں احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم احمدیت کا عملی نمونہ اس درجہ اسلامی تعلیم کا عکاس ہو کہ ہم دنیا کو یہ باور کرا سکیں کہ ہماری زندگیوں میں یہ انقلاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا ہے اور اس طرح ہم یورپ سے اس حقیقت کو تسلیم کرا سکیں کہ جو کچھ ان کے پاس ہے اور جس پر انہیں ناز ہے اسلام اُس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

اس ضمن میں حضور نے احبابِ جماعت کو باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے اور بالکل یک جان ہونے اور خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے کی نہایت پُراثر الفاظ میں تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ یہ بڑا سخت دَور ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی انتہائی رحمتوں اور برکتوں کے مورد بننے کا بھی یہی زمانہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم خدا پر کامل بھروسہ رکھو خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو اور اگر کسی کے سینے میں دنیا کا کوئی ایک بُت بھی ہے تو وہ اسے نکال کر باہر پھینک دے۔

اس معرکہ آراء خطاب کے بعد حضور نے ایک نہایت ہی پُردرد و پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت سوا تین بجے سہ پہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴